ہفتہ وار رسالہ: 337
WEEKLY BOOKLET-337

سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے گیارہویں پیر و مرشد کا تذکرہ، بنام

فیضانِ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات 27

اللہ والوں کی نظر میں دنیا۔۔۔؟ 03

20 سال کی عمر میں فتویٰ نویسی 12

مجھے جنید پر فخر ہے 18

آخری وقت میں بھی نماز 25

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فیضانِ جنید بغدادی رحمۃُ اللهِ علیہ

دُعائے عطار: یااللہ پاک! جو کوئی 27 صفحات کا رسالہ ”فیضانِ جنید بغدادی رحمۃُ اللهِ علیہ“ پڑھ یا سُن لے اُسے اولیائے کرام کے فیضان سے مالا مال فرما کر بے حساب بخش دے اور اُسے جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف تمام عبادات سے افضل

حضرتِ فَقِیہ ابُو اللَّیث سَمَرقَنْدی رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: اگر تم معلوم کرنا چاہو کہ دُرود شریف باقی تمام عبادات سے افضل ہے تو اِس آیت (یعنی آیتِ درود) میں غور کرو۔ کیونکہ اللہ پاک نے باقی عبادات کا اپنے بندوں کو حکم ارشاد فرمایا ہے اور درودِ پاک پہلے خود بھیجا پھر فرشتوں کو اس کا حکم فرمایا اور پھر تمام ایمانداروں کو بھیجنے کا حکم دیا۔ (مطالع المسرات، ص23)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مُحدِّثِ اَعْظَمِ ہند حضرت مولانا شاہ ابو المَحامِد سیّد محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃُ اللهِ علیہ لکھتے ہیں:

شُغل(1) وہ ہو کہ شُغل میں کردے ہمیں خدا کے ساتھ
پڑھے درود جُھوم کر سیدِ خوش نوا کے ساتھ

(فرش پر عرش، ص68)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...کام

www.dawateislami.net

مالداری دل سے ہے نہ کہ مال سے

اللہ پاک کے ایک بہت بڑے ولی کی خدمتِ بابرکت میں ایک مالدار شخص نے حاضر ہو کر پانچ سو اشرفیاں (یعنی سونے کے سکّے) پیش کرتے ہوئے عرض کی: حضورِ والا! یہ چھوٹا سا تُحفہ قبول فرمالیجئے! اُن بزرگ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اِس کے علاوہ اور بھی مال و دولت ہے؟ اُس نے عرض کی: جی! میرے پاس بہت مال و دولت ہے، آپ نے فرمایا: کیا تمہاری یہ خواہش ہے کہ تمہیں اور مال و دولت ملے؟ اُس نے عرض کی: جی بالکل، اُن بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: یہ اشرفیاں اپنے پاس ہی رکھ لو کیونکہ تم مجھ سے زیادہ اِن کے حقدار ہو کیونکہ اللہ پاک کے کرم سے مجھے ان کی ضرورت نہیں اور تمہارے دل میں ان کی خواہش موجود ہے۔(الرسالۃ القشیریۃ، ص199) اللہ رَبُّ العِزَّت کی ان پر رحمت ہو اوران کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اصل مالداری کس میں ہے؟

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ ، وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ ترجمہ: مالداری مال کے زیادہ ہونے میں نہیں، ہاں! مالداری دل کے غنی ہونے (یعنی دل کی امیری) میں ہے۔(بخاری، 4/233، حدیث: 6446)

امام ابنِ بطّال رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصّے **"مالداری مال کے زیادہ ہونے میں نہیں"** کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اصل مالدار وہ نہیں جس کے پاس دنیا کا بہت زیادہ سازوسامان ہو کیونکہ بہت سے وہ لوگ جنہیں اللہ پاک نے مالی وُسعت دی ہے وہ دل کے کنجوس ہوتے ہیں جو مِلا اُس پر اُن کا دل قَناعَت نہیں کرتا اور مزید کی طلب میں

www.dawateislami.net

کوشش کرتا رہتا ہے اور وہ اِس بات کی بھی پروا نہیں کرتا کہ مال کہاں سے آرہا ہے تو گویا وہ مال کی حِرص اور اُسے زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کی جُستُجو کی وجہ سے **مال کا فقیر** ہے۔ اصل مالداری وہ ہے جس کے سبب بندہ اللہ پاک کے عطا کئے ہوئے تھوڑے مال پر قناعت کرتا ہے اور زیادہ کی حرص ولالچ نہیں کرتا اور نہ ہی زیادہ کی طلب میں روتا دھوتا ہے، تو گویا وہ حقیقی مالدار ہے اور یہی مالداری اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہنا اور اُس کے فیصلے کو ماننا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ جو اللہ کے یہاں ہے وہ نیکوں کیلئے بہتر ہے۔(شرح ابن بطّال،10 / 165) شیخ سَعدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **تَوَنگَرِی بَہ دِل اَسْت نَہ بَہ مال** یعنی مال داری مال سے نہیں، دل سے ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ والوں کی نظر میں دنیا کی حَیثِیَّت

کیا آپ جانتے ہیں کہ مالدار کا مال ٹُھکرا دینے والے زُہد و تقویٰ کے پیکر یہ ولیِ کامل کون تھے؟ یہ عظیم بزرگ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے 11 ویں پیر و مُرشد حضرتِ شیخ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ تھے۔ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم دنیا کی محبت، مال و دولت کی کثرت سے دور ہوتے ہیں۔ اللہ والوں کی نظر میں مال و دولت کی کچھ حَیثِیَّت نہیں۔ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم مٹی کے ڈھیر کی طرف توجہ فرمائیں تو وہ سونے کا بَن جائے کیونکہ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم اپنی ساری زندگی اللہ پاک کے احکامات پر عمل کرنے اور یادِ خُدا و مُصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں گُزارتے ہیں، جب کائنات کے خالق و مالک کی خاص نظرِ عنایت انہیں حاصل ہوجاتی ہے تو اِس انمول نعمت کے سامنے دنیا کی فانی نعمتوں اور مال و دولت کی کچھ اَوقات نہیں،

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

تختِ سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں بستر لگا ہوا ہے جن کا تری گلی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تعارف

سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے 11ویں بزرگ، حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے عالمِ دین بلکہ مفتیِ وقت تھے۔ آپ کا مبارک نام جنید، کُنیت ابو القاسم اور مشہور لقب "سَیِّدُ الطّائفہ" (یعنی گروہِ اولیائے کرام کے سردار) ہے۔216 ہجری میں آپ کی وِلادت (Birth) بغداد شریف میں ہوئی۔ اِسی وجہ سے آپ کو **"بغدادی"** کہا جاتا ہے۔ (شریف التواریخ، 1/522) آپ کے داداجان کا نام **"جنید"** تھا، والدِ محترم نے اس وجہ سے آپ کا نام جنید رکھا۔ آپ کے والدِ محترم کا نام **"محمد"** تھا، جو کہ کانچ (Glass) کا کام کرتے تھے اسی وجہ سے آپ کو **"قَوارِیری"** بھی کہا جاتا ہے اور کپڑے کا کام کرنے کے سبب **"خَزّازی"** بھی کہتے ہیں۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص50) (تاریخِ بغداد، 7/250) آپ مشہور ولیِ کامل حضرت سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بھانجے اور مُرید بھی ہیں۔

شجرۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ میں ذکرِ خیر

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے اپنے ہر مُرید و طالب کو جو شجرہ شریف دیا گیا ہے اس میں حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے وسیلے سے یوں دُعا کی گئی ہے:

بہرِ مَعْروف و سَری معروف دے بے خُود سَری جُندِ حق میں گِن جُنیدِ باصَفا کے واسطے

www.dawateislami.net

الفاظ معانی: **بہر:** واسطے۔ **معروف:** بھلائی۔ **بے خُود سَری:** عاجزی، فرمانبرداری۔ **جُندِ حق:** حق کا لشکر، **باصفا:** سُتھرا۔ (اِس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے نویں، دسویں اور گیارھویں پیر و مرشد کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔)

دُعائیہ شعر کا مفہوم (2)

یا اللہ پاک! مجھے حضرتِ معروف کَرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے طُفیل نیکی اور بھلائی عطا فرما اور حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کا واسطہ مجھے عاجِزی و اِنکسار کا پیکر بنادے اور حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کا واسطہ مجھے اپنے لشکر میں شامل فرمالے۔

اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عربی شجرہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک عربی شجرہ شریف، بصیغۂ دُرود شریف تحریر فرمایا ہے، اس میں حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذِکرِ خیر اس طرح کرتے ہیں:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلَى الشَّيْخ جُنَيْدِ نِ الْبَغْدَادِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" اے اللہ پاک تُو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر رحمت و برکت نازل فرما اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آل و اصحاب اور ہمارے سردار شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ پر بھی۔

(تاریخ و شرح شجرۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص109)

---

2 ... شعر کے بارے میں دِلچسپ وضاحت: پہلے مِصرَع میں لفظِ معروف دو مرتبہ آیا ہے۔ پہلا معروف تو بُزرگ کا نام ہے اور دوسرے معروف کے معنیٰ نیکی و بھلائی کے ہیں۔ یونہی لفظ سری (یہ بھی بُزرگ کا نام ہے) کے ساتھ بے خود سَری کا ذِکر کرنے میں یہ خوبی ہے کہ دونوں میں لفظ **"سری"** موجود ہے۔ دوسرے مِصرَع میں جنید (یہ بھی بُزرگ کا نام ہے) سے پہلے لفظ "جُند" لایا گیا ہے، دونوں میں لفظی مناسبت ہے کہ دونوں میں "ج، ن اور د" ہے۔ (شرح شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص67)

www.dawateislami.net

شان و عظمت

حضرتِ جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کو علمائے کرام نے **"شیخِ تصوُّف"** (یعنی صوفیوں کا امام) فرمایا ہے کیونکہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے تصوُّف کو شریعت کی منع کی ہوئی باتوں سے دُور کرکے قرآن و حدیث کے قوانین کے عین مطابق ترتیب دیا۔ (الاعلام للزرکلی، 2/141، ملخصاً)

حضرت ابُوالعَبّاس عطاء رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عِلْمِ تَصَوُّف میں ہمارے امام اور پیشوا حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں۔ (نفحات الانس، ص257)

حضرت ابو جَعْفَر حَدّاد رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے: اگر عقل **"مرد"** ہوتی تو حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی صُورت پر ہوتی۔ (یعنی آپ بہت زیادہ ذہین تھے۔) (نفحات الانس، ص258)

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ کے زمانے میں آپ جیسا پاکباز اور دُنیا سے بے رغبت نہیں دیکھا گیا۔ (سیر اعلام النبلاء، 11/153)

حضرتِ ابو بکر کَتّانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مکۂ پاک میں آپ سے ایک سوال کیا، جس کا آپ نے ایسا شاندار جواب دیا کہ وہاں موجود بڑے بڑے بزرگوں نے آپ کو **"تاجُ العارِفین"** کا لقب دیا۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص355)

امام ابنِ اَثیر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے زمانے کے امامِ دنیا ہیں۔ (الکامل فی التاریخ، 6/469)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بازار میں عبادت

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ روزانہ دُکان پر پردہ ڈال کر 400 نوافِل ادا کرتے تھے۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص51) 30 سال تک آپ کا یہ معمول رہا کہ عشا کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح

تک اللہ، اللہ پڑھتے رہتے اور اِسی وُضُو سے نَمازِ فجر ادا فرماتے۔ آپ فرماتے ہیں: 20 سال تک تکبیرِ اُولیٰ مجھ سے فوت نہ ہوئی اور اگر نَماز میں دُنیا کا خیال آجاتا تو میں وہ نماز دوبارہ ادا کرتا تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء، 2/7، 9)

کاش! حضرتِ جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے ہم بھی پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے والے بن جائیں۔ تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے والا خوش نصیب احادیثِ مبارکہ میں بیان کئے گئے **"تکبیرِ اولیٰ"** اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے بے شمار فضائل کا حقدار ہو گا۔ باجماعت نماز کا ذوق بڑھانے کے لئے چند احادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

نماز کے چار حُروف کی نسبت سے چار فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿1﴾ نمازِ باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس (27) دَرجے بڑھ کر ہے۔

(بخاری، 1/232، حدیث: 645)

﴿2﴾ اللہ پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے۔

(مسند امام احمد، 2/309، حدیث: 5112)

﴿3﴾ جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت (یعنی ضرورت) کا سوال کرے تو اللہ پاک اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/299، رقم: 10591)

﴿4﴾ جس نے کامِل (یعنی پورا) وُضو کیا، پھر فرض نماز کے لیے چلا اور اِمام کے ساتھ (نماز) پڑھی اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (ابن خزیمہ، 2/373، حدیث: 1489)

بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس دَور میں نیک بننے کے لئے مختلف **"72 نیک اعمال"** عطا فرمائے ہیں۔ اس میں دوسرا نیک عمل پانچوں نمازیں باجماعت

www.dawateislami.net

ادا کرنے ہی کے بارے میں ہے۔ نمازِ باجماعت کے بارے میں مزید معلومات کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب **"فیضانِ نماز"** پڑھئے۔ یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے فری ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے بلکہ نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے دوسروں کو بھی یہ پی ڈی ایف (Share) کیجئے۔ امیرِ اہلِ سنّت لکھتے ہیں:

جماعت سے گر تُو نمازیں پڑھے گا   خُدا تیرا دامن کرم سے بھرے گا

اٰمین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

دل کی بات جان لی (کرامت)

حضرتِ خیرُ النَّساج رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مَیں اپنے گھر میں بیٹھا تھا، دل میں خیال آیا کہ حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ دروازے پر تشریف لائے ہیں مگر مَیں نے توجُّہ ہٹا دی مگر پھر دوسری اور تیسری بار یہی خیال آیا، میں گھر سے باہر آیا تو واقِعی حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ دروازے پر موجود تھے، مجھ سے فرمایا: پہلے خیال پر کیوں نہ نکلے!

(الرسالۃ القشیریۃ، ص274)

اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

سارا سال روزے

سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے گیارہویں بُزرگ، حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ سارا سال نفل روزے رکھا کرتے تھے۔ (شریف التواریخ، 1/ 526)

تم نے حج کا سفر کیا ہی نہیں

ایک مرتبہ آپ کی خدمتِ مبارکہ میں ایک شخص حاضر ہوا آپ نے اُس سے دریافت فرمایا کہ کہاں سے آئے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں حج کے لئے گیا تھا، آپ نے پوچھا تو کیا تم حج کر چکے؟ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں حج کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ شروع میں جب تم اپنے گھر سے نکلے اور اپنے وطن کو چھوڑا تو کیا سب گناہوں کو بھی اپنے پیچھے چھوڑ دیا تھا؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تو تم نے سفرِ حج اختیار ہی نہیں کیا۔(تذکرۂ مشائخِ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص193)

اللہ پاک کے نیک بندے نیک اعمال نہیں چھوڑتے

جانشینِ حضرتِ جُنیدِ بغدادی، حضرتِ ابو محمد جُرَیری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک شخص کے سامنے مَعْرِفَت (یعنی اللہ پاک کی پہچان) کا ذکر کیا تو اُس شخص نے کہا: مَعْرِفَتِ الٰہی والے اُس مقام تک پہنچ جاتے ہیں کہ نیکی اور قربِ الٰہی والے اعمال چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا: کچھ لوگ اعمال کو چھوڑنے کی باتیں کرتے ہیں اور یہ میرے نزدیک بہت بڑی بات ہے، بے شک اللہ پاک کی پہچان رکھنے والے اللہ پاک کے عطا کئے ہوئے اعمال کو اختیار کرتے ہیں، وہ ان ہی کے ساتھ اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور اگر مَیں ایک ہزار سال زندہ رہوں تب بھی نیک اعمال میں سے ایک ذرہ بھی کم نہ کروں۔(حلیۃ الاولیاء، 10/296، رقم:15286)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ والوں کی بھی کیا خوب شان ہے، کاش! ہمیں بھی عبادت کا ایسا ذوق وشوق نصیب ہو جائے، کاش! فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ تَہَجُّد، اِشراق، چاشت اور اَوّابِین

www.dawateislami.net

پڑھنے کی بھی سعادت مل جائے۔ رمضانُ المبارک کے فرض روزے رکھیں اور دیگر فضیلت والے مہینوں (ذوالحج شریف، محرم شریف، رجب شریف، شعبان شریف) میں نفل روزے رکھنے کی بھی توفیق مل جائے۔ زکوٰۃ فرض ہو تو اس کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ نفلی خیرات کی بھی سعادت ملے۔ نیک اعمال کا جذبہ پانے کے لئے آیئے! بارگاہِ جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک مصرعے کے ذریعے فریاد کرتے ہیں:

یا جُنید! اے بادشاہِ جُندِ عرفاں اَلْمدد

ترجمہ: اللہ پاک کی پہچان رکھنے والے اولیا رحمۃُ اللہِ علیہم کے گروہ کے بادشاہ! اے جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ! ہماری مدد فرمایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیر و مُرشد کی نصیحت

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے پیر و مُرشد، حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھ سے فرمایا: کوشش کرنا کہ تمہارے گھر میں اِستِعمال ہونے والے برتن تمہاری جِنس (یعنی مٹی) سے ہوں۔ (قوت القلوب، 1/344)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مٹی کے برتنوں کا استعمال ثابت ہے

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حُضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے تانبے، پیتل کے برتنوں میں کھانا پینا ثابت نہیں۔ مٹی یا کاٹھ (یعنی لکڑی) کے برتن تھے اور پانی کے لئے مشکیزے بھی۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/129) مزید فرماتے ہیں: (مٹی کے برتن) میں کھانا پینا بھی تواضُع سے قریب تر ہے، کھانے پینے کے برتن مٹّی کے ہونا افضل ہے کہ اِس

میں نہ اِسراف ہے نہ اِترانا۔(فتاویٰ رضویہ، 1/336 ملتقطاً)

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مدنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کھانے میں مٹی کے برتن استعمال کرنا ثابت ہے جیسا کہ صحابیِ رسول حضرتِ خَبَّاب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پکی مٹّی کے برتن سے پانی پیتے ہوئے دیکھا۔(معرفۃ الصحابۃ، 2/174، رقم: 2371) حدیث میں ہے: جو اپنے گھر کے برتن مٹّی کے رکھے فرشتے اُس کی زیارت کریں۔(ردالمحتار، 9/566) منقول ہے کہ مٹّی کے برتنوں پر کوئی حساب نہیں۔
(قوت القلوب، 1/288 ماخوذاً)

اے عاشقانِ رسول! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم بھی حصولِ ثواب اور دیگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مٹّی کے برتن استعمال کریں، امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہمُ العالیہ کا سالہا سال سے مٹّی کے برتن میں کھانے پینے کا معمول ہے، آپ فرماتے ہیں: میرا عام پلیٹوں میں کھانے کو دِل نہیں کرتا البتّہ یہ نہ کہا جائے کہ مٹّی کے برتنوں کا استعمال سنّت ہے کیونکہ اِس پر کوئی واضح روایت نہیں مل سکی۔
(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اکتوبر 2019، ص 22)

میں مٹّی کے سادہ سے برتن میں کھاؤں چٹائی کا ہو بستر یا الٰہی
(وسائلِ بخشش، ص 103)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سات سال کی عمر میں علمی فضل و کمال

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک بار مدرسے سے گھر تشریف لائے تو دیکھا والدِ محترم رو رہے ہیں، آپ نے وجہ پوچھی تو بتایا: میں نے تمہارے ماموں حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں زکوٰۃ کی کچھ رقم پیش کی تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا، آج مجھے یہ احساس

ہو رہا ہے کہ میں نے اپنی زندگی ایسی چیز میں گزار دی جسے خُدا کے دوست بھی پسند نہیں کرتے، حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ وہ رقم لے کر ماموں کے ہاں پہنچے، ماموں نے دوبارہ منع کیا تو آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر فضل اور میرے والد سے عدل کیا ہے۔ حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اے جنید! وہ کونسا عدل ہے جو تمہارے والد کے ساتھ کیا گیا اور وہ کونسا فضل ہے جو مجھ پر کیا گیا ہے؟ آپ نے عرض کی: اللہ پاک نے آپ پر یہ فضل فرمایا کہ آپ کو درویشی عنایت فرمائی اور میرے والد کے ساتھ یہ عدل کیا کہ ان کو دنیا میں مشغول کر دیا، اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ اِسے قبول فرمائیں یا رَد کر دیں، میرے والدِ محترم پر زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔ حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کو یہ بات نہایت پسند آئی، آپ نے ارشاد فرمایا: بیٹا! زکوٰۃ قبول کرنے سے پہلے میں نے تم کو قبول کیا۔ حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس کے بعد ماموں جان کے پاس رہنے لگے۔ ایک بار مکۂ پاک حاضر ہوئے تو وہاں کئی بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم **"شکر"** کے بارے میں گُفتگو کر رہے تھے جب آپ سے پوچھا کہ اے بچے! تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ پاک کی نعمتوں کے ساتھ اُس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ یہ سن کر سب نے اس پر اتفاق کیا۔

(تذکرۃ الاولیاء، 2/6)

20سال کی عمر میں فتویٰ نویسی

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے ماموں حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ جو کہ آپ کے پیرو مرشد بھی ہیں اور اس کے علاوہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ حضرتِ حارث مُحاسبی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فیضانِ صحبت سے بھی مُستَفِید ہوئے۔ حضرتِ ابو ثَور رحمۃُ اللہِ علیہ سے عِلمِ فِقہ حاصل کیا اور 20سال کی عمر میں ان کی مجلس میں ان کی موجودگی میں فتویٰ دینے لگے۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص50)

www.dawateislami.net

بیان کا آغاز اور پیر و مرشد کا اختیار

سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے عظیم بزرگ حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں عرض کیا گیا: آپ ہمیں وَعظ و نصیحت کیجئے! آپ نے فرمایا: جب تک ہم میں پیر و مرشد حضرت سَری سَقطی رحمۃُ اللہِ علیہ تشریف فرماہیں میں وَعظ و نصیحت نہیں کر سکتا۔ حضرت سَرِی سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی آپ کو وعظ و نصیحت کہنے کا حکم فرمایا، مگر آپ نے بڑے مؤدبانہ انداز میں یہی عرض کی: حضور! آپ کے ہوتے ہوئے میں وَعظ کہوں، مجھے اچھا نہیں لگتا۔ شبِ جمعہ جب سوئے تو خواب میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم چاند سا چہرہ چمکاتے تشریف لائے اور فرمایا: جنید! لوگوں کو بیان کرو! تمہارے بیان کے ذریعے اللہ پاک بہت لوگوں کو نجات عطا فرمائے گا۔ جب صبح ہوئی تو حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک مُرید کو بھیجا کہ جب جنید نماز سے سلام پھیریں تو کہنا: کئی لوگوں اور میرے پیغام سے بھی تم نے بیان شروع نہیں کیا۔ اب تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی حکم ارشاد فرمادیا ہے۔ حضرتِ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جان لیا کہ میرے پیر و مرشد میرے دل کا حال اچھی طرح جانتے ہیں۔ (کشف المحجوب، ص136)(نفحات الانس فارسی، ص81) اللہ رَبُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ کے نور سے دیکھا کرتا ہے

حضرتِ شیخ جُنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُسی صُبح سے جامِع مسجِد میں بیان شروع کر دیا۔ لوگوں میں یہ بات فوراً پھیل گئی کہ آج سے جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان فرمانے لگے ہیں۔

www.dawateislami.net

ایک دن کسی نوجوان نے اجتماع میں کھڑے ہو کر سُوال کیا، اے شیخ! بتایئے! حُضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس ارشادِ مبارک: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ یعنی "مومِن کی فِراسَت سے ڈرو کیوں کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھا کرتا ہے۔" (ترمذی، 5/ 88، حدیث: 3138) کا کیا مطلب ہے؟ اُس کا سوال سُن کر چند لمحوں کیلئے حضرتِ شیخ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے سر جُھکا لیا پھر سرِ مبارک اُٹھا کر (غیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: اے نوجوان! تُو نصرانی (یعنی کرسچین) ہے اور اب تیرے مسلمان ہونے کا وَقت آ پہنچا ہے، ایمان لے آ۔ وہ جوان جو کہ واقعی کرسچین تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ کرامت دیکھ کر اُسی وَقت مسلمان ہو گیا۔

(روض الریاحین، ص157 ملخصاً)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اللہ پاک اپنے اولیا کو علمِ غیب عطا فرماتا ہے

اس واقعے سے مُبَلِّغ کا مقام معلوم ہوا۔ سُبْحٰنَ اللہ! حضرتِ شیخ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ بطورِ انکسار اپنے آپ کو بیان کیلئے نااَہل تصوُّر فرماتے تھے، حالانکہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ زبردست عالِم و مفتی تھے، آپ پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ خواب میں تشریف لا کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بیان کا حُکم فرمایا۔ اِس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میرے مَکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بعطائے ربُّ العُلٰی غیب کا عِلم رکھتے ہیں، یہ بھی جاننے کو ملا کہ فیضانِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حَضراتِ اولیا کو بھی علمِ غیب ہوتا ہے جبھی تو حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے مُریدِ خاص کا خواب جان لیا نیز حضرتِ شیخ جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی تو غیر مسلم کو مومِنانہ فِراسَت سے پہچان کر غیب کی خبر

سے مالا مال اَچھوتے انداز میں اُسے نیکی کی دعوت عنایت فرمائی اور وہ کرامت بھری نیکی کی دعوت کی بَرَکت سے ہاتھوں ہاتھ اسلام کے دامنِ رحمت میں آگیا۔(نیکی کی دعوت، ص369)

ایک نہیں دو کرامتیں

حضرت امام یافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ”کچھ لوگ اس واقعے کو حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ایک کرامت جانتے ہیں اور مَیں کہتا ہوں کہ اس میں ان کی دو کرامتیں ہیں ایک اُس کے کفر پر اُن کا باخبر ہونا، دوسری یہ معلوم ہونا کہ یہ شخص اسی وقت اسلام لے آئے گا۔ (نفحات الانس، ص81)

جو ہو اللہ کا ولی اُس کا فیض دنیا میں عام ہوتا ہے
(وسائلِ بخشش، ص441)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

فِراست کی تعریف

حدیثِ مبارکہ میں **”فِراست“** کا ذِکر ہے اِس کے معنیٰ بھی سمجھ لیجئے۔ فراست کا معنیٰ ہے: اللہ پاک اپنے اولیا کے دلوں میں وہ چیز ڈالتا ہے جس سے انہیں بعض لوگوں کے حالات کا علم ہو جاتا ہے۔(النھایہ، 3/383)

قیمتی نِکات

ابُو الْعَبَّاس سُرَیج رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دن بیان کیا۔(بیان کے حسین نِکات (points) وغیرہ سن کر)لوگ بہت خوش ہوئے، تو میں نے کہا: یہ ابو القاسم جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی صحبت کی برکت ہے۔(سیر اعلام النبلاء، 11 154)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس واقعے میں جہاں حضرتِ جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ

www.dawateislami.net

کی علمی شان و عظمت ظاہر ہوتی ہے، وہیں حضرتِ ابو العباس سُرَیج رحمۃ اللہِ علیہ کا انداز مُبَلِّغِین کے لئے بڑا قابلِ عمل ہے کہ جب آپ کے بیان کی تعریف کی گئی تو آپ نے بیان کے اُن عمدہ نِکات کو اپنی طرف منسوب کرنے کے بجائے حضرتِ جنیدِ بغدادی رحمۃ اللہِ علیہ کا فیضان کہا۔ افسوس! آج کل تو معاملہ اس کے بالکل خلاف ہے اپنی خوبی ایک طرف دوسرے کے کام کے انعام کا حقدار خود کو سمجھا جاتا ہے کہ یہ کام اُسے میں نے سکھایا تھا وغیرہ۔

جس کا عمل ہو بے غَرَض اُس کی جزا کچھ اور ہے

خواہش پر عمل نہ کیا

حضرتِ جَعْفَر بن نصیر رحمۃ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدُ الطّائفہ (گروہِ اولیا کے سردار) حضرتِ جنید بغدادی رحمۃ اللہِ علیہ نے مجھے ایک درہم دے کر فرمایا: "اس سے میرے لئے وزیری انجیر خرید لاؤ۔ میں خرید کر لایا۔ جب افطار کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہِ علیہ نے ایک انجیر لے کر منہ میں رکھتے ہی فوراً باہر نکال دیا اور رونے لگے پھر ارشاد فرمایا: "اسے اٹھالو۔" میں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: " میرے دل میں غیبی آواز آئی کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم نے ایک خواہش کو میری خاطر چھوڑ دیا مگر پھر اس کی طرف لوٹ آئے۔

(الرسالۃ القشیریۃ، ص 191)

اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے
ہے ظالم! میں نباہوں تجھ سے اللہ بچائے اس گھڑی سے

(حدائقِ بخشش، ص 145، 147)

الفاظ معانی: **فریاد:** التجا۔ **بدی:** بُرائی، **نباہوں:** مانوں، بنا کر رکھوں۔ **گھڑی:** وقت۔

شرحِ کلامِ رضا: اللہ پاک اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں نفس کی

www.dawateislami.net

شرارتوں، برائیوں کے بارے میں فریاد ہے۔اے اللہ پاک کی نافرمانی کی طرف اُکسانے والے ظالم نفس! میں تیری بات مانوں اللہ پاک اُس وقت سے مجھے بچائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ان جیسا نہیں دیکھا

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں نے بغداد شریف میں ایک شَیخ کو دیکھا جنہیں **"جنید"** کہا جاتا ہے، مَیں نے ان جیسا شخص نہیں دیکھا کیونکہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی بہترین گفتگو میں خوبصورت الفاظ کے چناؤ کی وجہ سے فصاحت و بلاغت جاننے والے، مشکل الفاظ کے معانی جاننے کے لئے فلسفی اور علمِ کلام کے ماہرین گہری باتوں کو حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے۔(سیر اعلام النبلاء، 11/154)

بے اَدب نہیں ہو سکتا

خلیفۂ بغداد نے کسی بات پر ایک شخص سے کہا: اے بے اَدب! اُس نے جواب دیا: میں بے اَدب ہوں! حالانکہ میں آدھا دن حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں رہا ہوں اور جو شخص آدھا دن بھی ان کی صحبتِ بابرکت میں رہے گا وہ بے اَدبی نہیں کر سکتا، پھر اس کا کیا حال ہے جو کہ زیادہ تر ان کی صحبت میں رہا ہو۔(نفحات الانس، ص80)

علمِ دین کا حصول

عارف بِاللہ(یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والے)حضرتِ امام عبدُ الکریم بن ہوازن قُشیری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ سیّدُ الطّائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے عرض کی: حضور! آپ نے یہ علم کہاں سے حاصل کیا؟ آپ نے اپنے گھر میں ایک سیڑھی کی طرف

www.dawateislami.net

اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس سیڑھی کے نیچے 30 سال تک بیٹھ کر یہ علم حاصل کیا۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص51)

مجھے جنید پر فخر ہے

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خواب میں ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ نے زیارت کی، دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حضرت جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی حاضر ہیں، اتنے میں ایک شخص آیا اور اُس نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں ایک فتویٰ پیش کیا، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اشارے سے فرمایا کہ جنید کو دے دو تا کہ وہ جواب دیں۔ اُس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ کی موجودگی میں اِنہیں کیسے دوں! اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو اپنی امّتوں پر فخر تھا اور مجھے **"جنید"** پر ہے۔
(شریف التواریخ، 1/29)

نفس کی بیماری کا علاج

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک رات مجھے نیند نہ آئی تو میں اُٹھ بیٹھا تا کہ اپنا وِرد و وظیفہ پڑھوں لیکن روزانہ وظیفہ پڑھنے کے دوران جو لذّت و سکون محسوس ہوتا تھا وہ نہ ہوا۔ میں نے دوبارہ سو جانے کا ارادہ کیا، لیکن نیند نہ آئی، مَیں نے پھر اٹھ کر بیٹھے رہنے کا ارادہ کیا لیکن بیٹھنے میں بھی دل نہ لگا۔ پھر دیکھا کہ میرا گھر لَرَز رہا ہے گویا ابھی گِر جائے گا تو میں گھر سے باہر آگیا، باہر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سخت سردی میں چادر میں لپٹا ایک شخص راستے میں لیٹا ہوا ہے۔ اُس نے سر اٹھایا اور کہنے لگا: اے ابوالقاسم! میرے پاس تشریف لایئے!

www.dawateislami.net

میں نے کہا: بغیر کسی وعدے اور واقفیت کے ، اس شخص نے کہا: ہاں۔ میں نے دلوں کو حرکت دینے والے (اللہ پاک) کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ آپ کے دل کو میری طرف متوجّہ کرے تاکہ آپ میرے پاس آجائیں۔ پھر اُس نے سوال کیا: اے شیخ! یہ ارشاد فرمائیں نفس کی بیماری کب اُس کی دوا بنتی ہے؟ میں نے کہا: جب تو نفس کی خواہشات کی مخالفت کردے۔ پھر اس نے اپنے نفس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے میرے نفس! سُن! میں نے تجھے یہی جواب سات مرتبہ دیا لیکن تُو نے کہا: میں یہ جواب تب مانوں گا جب حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ سے خود نہ سن لوں، یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیا، میں اس کو پہچان نہ سکا۔(جامع کراماتِ اولیاء،2/12)

نفسانی خواہشات ہلاکت کا سبب

یاد رکھئے! جائز وناجائز کی پروا کئے بغیر نَفْس کی ہر خواہش پُوری کرنے میں لگ جانا اِتباعِ شَہَوات (خواہشات کی پیروی کرنا) کہلاتا ہے۔(باطنی بیماریوں کی معلومات، ص101)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نفسانی خواہشات کی پیروی میں نُقصان ہی نُقصان ہے، حدیثِ پاک میں ہے: تین چیزیں ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں: ﴿1﴾ ایسا بُخْل جس کی اطاعت کی جائے ﴿2﴾ نَفْسانی خواہشات کی پیروی کرنا ﴿3﴾ انسان کا اپنے آپ کو اچھا جاننا۔
(معجم اوسط، 4/212، حدیث:5754)

رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے ترے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یارب
(وسائلِ بخشش، ص78)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے خطوط قبر میں

حضرتِ جنید بغدادی اور شیخ ابوبَکْر کِسائی رحمۃُ اللہِ علیہما کے درمیان خط و کتابت کے ذریعے

www.dawateislami.net

ہزار دینی مسائل کا تبادلہ ہوا تھا آپ نے سب کے جواب لکھے، حضرت ابو بکر رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے انتقال شریف کے وقت وصیّت فرمائی کہ ان سب دینی مسائل کے خطوط کو میرے ساتھ قبر میں رکھ دینا، میں ان کو ایسا دوست رکھتا ہوں کہ چاہتا ہوں کہ یہ مسئلے مخلوق کے ہاتھ سے چھوئے بھی نہ جائیں۔(شریف التواریخ، 1/530)

واقعات کی اہمیت

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا گیا: مریدوں کو بزرگوں کے واقعات وغیرہ سننے سے کچھ فائدہ ہوتا ہے یا نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ضرور ہوتا ہے اَلْحِکَایَاتُ جُنْدٌ مِّنْ جُنُوْدِ اللّٰہِ یُقَوِّیْ بِھَا قُلُوْبَ الْمُرِیْدِیْن یعنی بزرگوں کے واقعات اللہ پاک کے لشکروں میں سے لشکر ہیں جن سے اللہ پاک مریدوں کے دلوں کو مضبوط فرماتا ہے، پھر جب آپ سے اس بات کی دلیل پوچھی گئی تو آپ نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

وَ كُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَۚ (پ12، ھود:120)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور رسولوں کی خبروں میں سے ہم سب تمہیں سناتے ہیں جس سے تمہارے دل کو قوّت دیں۔

(الرسالۃ القشیریۃ، ص238)

"یاجنید" کے چھ حُروف کی نسبت سے 6 واقعاتِ جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ

﴿1﴾ مرشِد پر مرید کا حال پوشیدہ نہیں ہوتا

حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک مُرید جو کہ بَصرہ شریف میں تنہائی میں رہتے تھے، اُن کے دل میں ایک روز کسی گناہ کا خیال آیا، اِس بُرے خیال کی نُحوست سے اُن کا چہرہ سیاہ پڑ گیا، وہ بڑے گھبرائے، تین دن کے بعد سیاہی ختم ہوگئی، اُسی دن اُن کے پیر و مرشِد

www.dawateislami.net

حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کا خط مِلا، اُس میں لکھا تھا: اپنے دل کو قابو میں رکھو، چہرے کی سیاہی (کالک) دھونے کیلئے تین دن تک مجھے دھوبی کا کام کرنا پڑا ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، 2/18)

﴿2﴾ پیر کا امتحان لینے والے کا انجام

حضرتِ داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک مرید نے یہ سمجھ لیا کہ اسے بھی اللہ پاک کی پہچان حاصل ہو گئی ہے، اَب اُسے مُرشِد کی ضَرورت نہیں رہی۔ لہٰذا وہ حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ سے منہ موڑ کر چلا گیا۔ پھر ایک دن یہ دیکھنے اور آزمانے آیا کہ کیا حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس کے دل کے خیالات سے آگاہ ہیں یا نہیں؟ اُدھر حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی اپنے نورِ فراست سے اس کی حالت جان لی، جب وہ مرید حاضر ہوا اور ایک سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیسا جواب چاہتا ہے! لفظوں میں یا معنوں میں؟ بولا: دونوں طرح، تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اگر لفظوں میں جواب چاہتا ہے تو سُن! اگر مجھے آزمانے سے پہلے خود کو آزماتا تو مجھے آزمانے کی ضرورت پیش نہ آتی اور معنوی جواب یہ ہے کہ میں نے تجھے منصبِ ولایت سے مَعزول کیا۔ وہ کہنے لگا: یقین کی راحت میرے دل سے چلی گئی، پھر توبہ واِستِغفار کرنے لگا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: تُو نہیں جانتا کہ اللہ پاک کے ولی اُس کے رازوں سے خبردار ہوتے ہیں پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس پر دَم کیا تو وہ اپنی حالت میں واپس آ گیا۔ (کشف المحجوب، ص137)

﴿3﴾ ڈاکٹر کا علاج ہو گیا (کرامت)

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی مبارک آنکھیں ایک بار بیمار ہوئیں اور درد شروع

www.dawateislami.net

ہوا، ایک غیر مسلم طبیب (یعنی ڈاکٹر) نے کہا: آنکھوں کو پانی سے بچانا، (مگر) آپ نے عشا کی نماز کے لئے وضو کیا تو صبح کو درد ختم ہو گیا اور غیب سے آواز آئی: اے جنید! تُو نے ہماری عبادت میں آنکھ کا خیال نہیں کیا اس لئے ہم نے تمہارا درد ختم کر دیا، صبح جب طبیب نے معلومات کی تو آپ نے فرمایا کہ وضو کرنے سے میرا دَرد دُور ہو گیا، وہ اسی وقت آپ کی اس کرامت اور ثابت قَدَمی سے مُتَاَثِّر ہو کر سچے دل سے مسلمان ہو گیا۔ (شریف التواریخ، 1/526 بتغیر)

یہ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کا تَوَکُّل تھا اور تَوَکُّل کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی بنا پر انہوں نے ایسا کیا، ایک عام مسلمان کے لئے یہ حکمِ شرعی ہے کہ اگر کوئی دینی معلومات رکھنے والا ماہر ڈاکٹر جو فاسقِ مُعلِن نہ ہو اگر کسی مرض میں پانی استعمال نہ کرنے یا کسی اور شرعی مسئلے میں آسانی کا حکم دے تو مفتی صاحب سے مشورہ کر کے اس آسانی پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر متوجّہ ہوں

بعض ڈاکٹر چھوٹی سی بیماری پر مریض کو روزہ چھوڑنے، نماز بیٹھ کر پڑھنے یا نہ پڑھنے وغیرہ کے احکام جاری کر دیتے ہیں، ایسے ڈاکٹروں سے عرض ہے کہ دینی مسئلے میں اپنی طرف سے دخل اَندازی کرنا بہت بڑی جُرأت مندی ہے، اگر آپ کو کسی مریض کے مرض کے بارے میں ایسی آسانی پر عمل نہ کرنے کے نقصان کا سو فیصد یقین ہو پھر بھی اُس مریض کو اپنی طرف سے آسانی دینے کے بجائے اپنی رائے کا اظہار کر کے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دارُالاِفتاء اہلِ سنّت کی طرف رہنمائی کرنی چاہئے ورنہ خدانخواستہ آپ گناہ کا مشورہ دینے والے بن سکتے ہیں۔ دارُالاِفتاء اہلِ سنّت سے رابطے کیلئے ان نمبرز پر کال کیجئے۔

03117864100 ۔03113993312 ۔03113993313

اوقات کار: صبح 10 تا 4 بجے شام (وقفہ 1 تا 2، تعطیل اتوار)

﴿4﴾ صبر کی تلقین

حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مرتبہ کسی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، اس وقت وہ بیماری کے سبب رو رہے تھے، حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: کس کی عطا کردہ تکلیف پر رو رہے ہو؟ اور کس سے اس کی شکایت کرنا چاہتے ہو؟ آپ کی یہ حکمت بھری بات سن کر وہ چپ ہو گئے۔ (تذکرۃ الاولیاء، 2/12)

﴿5﴾ شیطان کو لاجواب کر دیا

حضرتِ جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میرے دِل میں شیطان کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی، چنانچہ ایک دن میں مسجد کے دروازے پر تھا، مجھے دور سے ایک بوڑھا آتا دکھائی دیا، اسے دیکھتے ہی میں نے اپنے دل میں وحشت محسوس کی، جب وہ قریب آیا تو میں نے پوچھا: تو کون ہے؟ بولا: وہی ہوں جسے دیکھنے کی آپ نے خواہش کی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ ابلیس ہے، میں نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا: اے خبیث! تجھے حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا؟ ابلیس بولا: اے جنید! آپ کیا چاہتے ہیں میں غیرِ خُدا کو سجدہ کر لیتا؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ابلیس کی یہ بات سن کر میں حیران رہ گیا، اسی وقت مجھے اِلہام ہوا (یعنی میرے دل میں یہ بات ڈال دی گئی) کہ اے جنید! اسے کہہ دو! كَذَبْتَ، لَوْ كُنْتَ عَبْدًا مَّاْمُوْرًا مَا خَرَجْتَ عَنْ اَمْرِهٖ یعنی اے خبیث! تُو جھوٹا ہے، اگر تو واقعی اپنے مالک (یعنی اللہ کریم) کا فرماں بردار بندہ ہوتا تو ہرگز اس کے حکم کی نافرمانی نہ کرتا۔ شیطان آپ کے دل کی بات پہچان گیا اور فوراً ہی وہاں سے دوڑ گیا۔ (کشف المحجوب، ص137 بتغیر)

﴿6﴾ ایک غیر مسلم کا مسلمان ہونا

حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک مرتبہ بابُ الطّاق میں ایک انتہائی خوبصورت

www.dawateislami.net

غیر مسلم نوجوان کو دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: الٰہی! تُو نے اس نوجوان کو بے پناہ حُسن دیا ہے، اسے میرے کام کا بنادے یعنی اسے معرفتِ الٰہی عطا فرمادے۔ آپ کی دعا کو ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ وہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کلمہ پڑھا دیں۔ آپ نے اسے کلمہ پڑھایا مسلمان کیا اور پھر وہ نو مسلم چند دنوں کی صحبت کے بعد مقامِ ولایت پر پہنچ گیا۔ (کشف المحجوب، ص54 ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اس وقت کلمے کو بُھولوں گا؟

حضرت ابو محمد جُرَیری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مَیں حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے انتقال شریف کے وقت اُن کے پاس حاضر ہوا تو آپ تلاوت کر رہے تھے، جمعہ کا دن تھا، جب آپ تلاوت ختم کر چکے تو مَیں نے عرض کی: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اس وقت میں بھی تلاوت کر رہے ہیں! تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ تلاوت کا حقدار دوسرا کون ہو گا! دیکھ نہیں رہے ہو کہ میری زندگی کا نامۂ اعمال لپیٹا جا رہا ہے۔ (احیاء العلوم، 5/232) پھر کسی نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے کلمہ پڑھنے کے لیے کہا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ میں اس کلمے کو تو زندگی میں کبھی بھولا ہی نہیں ہوں جو تم مجھے اس وقت یاد دلا رہے ہو۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص338 مفہوماً)

ختمِ قرآنِ کریم کے بعد پھر تلاوت۔۔۔

حضرت ابو بکر عَطَوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مَیں حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے وِصال کے وقت ان کے پاس تھا۔ انہوں نے پورا قرآنِ کریم ختم کیا پھر سورۂ بقرہ سے تلاوت شروع کی اور ستر (70) آیات پڑھنے کے بعد آپ کا انتقال شریف ہو گیا۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص51)

آخری وقت میں بھی نماز

آپ کی وفات شریف کی ایک کیفیت کا کچھ یوں بھی بیان ہے: حضرتِ ابو بکر عَطاء رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ حضرتِ ابو القاسم جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی وفات شریف کے وقت اُن کی خدمت میں حاضر تھا، اُس وقت آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، جب سجدے کا ارادہ کرتے تو اپنی ٹانگوں کو سمیٹ لیتے، آپ اسی طرح کرتے رہے، اس وقت موجود بَسّامی نام کے آپ کے ایک دوست نے دیکھا کہ آپ کے پاؤں سوجے ہوئے ہیں تو کہا: ابو القاسم! یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ اللہ پاک کی نعمتیں ہیں، اللہ اکبر۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو حضرت ابو محمد جُریری رحمۃُ اللہِ علیہ نے عَرض کی: حضور! آپ کو لیٹ جانا چاہیے، فرمایا: ابو محمد! یہ انعام کا وقت ہے، اللہ اکبر۔ پھر اُسی حالت پر رہے یہاں تک کہ آپ کا وِصال ہو گیا۔ (حلیۃ الاولیاء، 10/ 299، رقم: 15295)

سعادت مند مُرید

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال شریف 298 ہجری میں جمعے کے دن ہوا اور اگلے دن تَدفین ہوئی، تقریباً ساٹھ ہزار لوگ آپ کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے۔ آپ کے مزار شریف پر لوگ روزانہ ایک ماہ یا اس بھی زیادہ دن تک حاضری دیتے رہے۔ آپ اپنے پیر و مرشد حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی حیاتِ مبارکہ (یعنی زندگی مبارک) میں صحبت پانے کے ساتھ ساتھ بعدِ وصال بھی ساتھ ہیں۔ آپ کا مزار شریف اپنے پیر و مرشد کے مزار شریف کے بالکل ساتھ بغدادِ معلّٰی میں رونق افروز ہے۔ (تاریخ بغداد، 7/ 255، 256)

نمازِ تہجد کی برکت سے بخشش

حضرت امام جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کو انتقال شریف کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا

www.dawateislami.net

تو پوچھا: اے ابو القاسم! بعدِ وفات آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: ہمیں صرف اُن چھوٹی چھوٹی رکعتوں نے فائدہ دیا جو ہم سَحَر کے وقت ادا کیا کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، 10/276، ماخوذاً)

صبح کی تسبیحات کام آگئیں

ایک اور روایت میں ہے آپ نے کسی کے خواب میں تشریف لا کر فرمایا: ہمارے اشارات وعبارات نے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا بلکہ ہمیں اُن تسبیحات نے نفع دیا جو ہم صبح کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ (الرسالۃ القشیریہ، ص419)

”یاجنید“ کے چھ حُروف کی نسبت سے 6 ارشاداتِ جنیدِ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(1) جو چاہے کہ اس کا دین بچ جائے اور اس کا قلب و جسم راحت پائے تو لوگوں سے نہ ملے کیونکہ یہ وحشت کا دَور ہے۔ عقلمند وہ ہے جو اِس دور میں تنہائی اختیار کرے۔ تنہائی کی مشقت برداشت کرنا لوگوں کی چاپلوسی کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی، 1/121)

(2) اللہ پاک جب کسی مرید سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے صوفیائے کرام کے قدموں میں ڈال دیتا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی، 1/121)

(3) میں نے کسی کو کبھی نہیں دیکھا کہ دنیا کی تعظیم کرے پھر اس میں اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہوں، آنکھیں صرف اس کی ٹھنڈی ہوتی ہیں جو اسے حقیر جانے اور اس سے منہ پھیر لے۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی، 1/122)

(4) جو اپنے نفس پر اچھی نیت کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ پاک اُس پر توفیق کے ستّر دروازے کھول دیتا ہے اور جو اپنے نفس پر بُری نیت کا دروازہ کھولتا ہے اللہ پاک اس پر رُسوائی کے ستّر

www.dawateislami.net

دروازے وہاں سے کھول دیتا ہے کہ اسے شعور تک نہیں ہوتا۔(الطبقات الکبریٰ للشعرانی،1/122)

﴿5﴾ **بیماریوں اور دکھ، درد میں چار خصوصیات ہیں۔(1)پاکیزگی۔(2)مٹانا۔(3)یاددلانا اور (4)قید کرنا۔ بیماریاں، پریشانیاں کبیرہ (یعنی بڑے بڑے) گناہوں سے پاکیزگی اور چھوٹے** گناہوں کومٹانا اور اللہ پاک کی یاددلانا اور گناہوں سے روکنا۔(شعب الایمان،7/227،حدیث:10106)

(یعنی جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اُسے یہ چار برکتیں حاصل ہوتی ہیں، وہ بڑے بڑے گناہوں سے پاک ہوتا ہے،اُس کے چھوٹے گناہ مِٹ جاتے ہیں، بیمار شخص اللہ پاک کو یاد کرتا ہے اور بیمار شخص گناہوں سے رُک جاتا ہے۔)

﴿6﴾ **دُنیا میں دو آفتیں ہیں۔(1)علم کی آفت اور(2)مال کی آفت۔ علم کی آفت سے نجات کے لئے علم پر عمل کرے اور مال کی آفت سے بچنے کے لئے مال سے بے رغبت (بے پروا) ہو۔**

(فیض القدیر،1/519،تحت الحدیث:716)

(حضرتِ جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزید ارشادات پڑھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ارشاداتِ جنیدِ بغدادی پڑھئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے فری ڈاؤن لوڈ کرکے خود بھی پڑھئے اور اپنے جاننے والوں کو فارورڈ کرکے ثواب کمائیں۔)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّد

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
16	خواہش پر عمل نہ کیا	02	مالداری دل سے ہے نہ کہ مال سے
17	ان جیسا نہیں دیکھا	02	اصل مالداری کس میں ہے؟
17	بے اَدب نہیں ہو سکتا	03	اللہ والوں کی نظر میں دنیا کی حیثیت
17	علمِ دین کا حصول	04	تعارف
18	مجھے جنید پر فخر ہے	04	شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں ذکرِ خیر
18	نفس کی بیماری کا علاج	05	دُعائیہ شعر کا مفہوم
19	نفسانی خواہشات ہلاکت کا سبب	05	عربی شجرہ
19	حضرتِ جنیدِ بغدادی کے خطوط قبر میں	06	شان و عظمت
20	واقعات کی اہمیت	06	بازار میں عبادت
20	مرشد پر مرید کا حال پوشیدہ نہیں ہوتا	08	دل کی بات جان لی (کرامت)
21	پیر کا امتحان لینے والے کا انجام	08	سارا سال روزے
21	ڈاکٹر کا علاج ہو گیا (کرامت)	09	نیک بندے نیک اعمال نہیں چھوڑتے
22	ڈاکٹر متوجہ ہوں	10	یا جنید! اے بادشاہِ جُندِ عرفاں اَلمدد
23	صبر کی تلقین	10	پیر و مُرشد کی نصیحت
23	شیطان کو لاجواب کر دیا	10	حضور سے مٹی کے برتنوں کا استعمال ثابت ہے
23	ایک غیر مسلم کا مسلمان ہونا	11	سات سال کی عمر میں علمی فضل و کمال
24	اس وقت کلمے کو بھولوں گا؟	12	20 سال کی عمر میں فتویٰ نویسی
24	ختمِ قرآنِ کریم کے بعد پھر تلاوت۔۔۔	13	بیان کا آغاز اور پیر و مرشد کا اختیار
25	آخری وقت میں بھی نماز	13	اللہ کے نور سے دیکھا کرتا ہے
25	سعادت مند مُرید	14	اللہ پاک اپنے اولیا کو علمِ غیب عطا فرماتا ہے
25	نمازِ تہجد کی برکت سے بخشش	15	ایک نہیں دو کرامتیں
26	صبح کی تسبیحات کام آ گئیں	15	فراست کی تعریف
26	ارشاداتِ جنیدِ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	15	قیمتی نِکات

فرامینِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ

ہاتھ میں تسبیح رکھنے کی وجہ

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر کسی نے عرض کی کہ اتنے بڑے بزرگ بن جانے کے بعد بھی آپ اپنے ہاتھ میں تسبیح رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جس راستے (یعنی تسبیح) کے ذریعے میں اللہ پاک تک پہنچا ہوں میں اُسے نہیں چھوڑ سکتا۔ (المستطرف، 1/ 252)

علم کے نور اور برکتوں کا رخصت ہونا

علمِ دین کے تم پر جو حُقُوق ہیں اگر تم انہیں پورا کیے بغیر علم کے ذریعے عزت حاصل کرنا یا خود کو علم کی طرف منسوب کرنا یا علم والا (یعنی عالِم وغیرہ) کہلوانا چاہو گے تو **"علم کا نور"** تم سے غائب ہو جائے گا اور تم پر صِرف علم کا نشان باقی رہے گا، یہ علم تمہارے حق میں نہیں بلکہ تمہارے خلاف ہو گا اور ایسا اس لیے ہے کہ بے شک علم اپنے استعمال (یعنی عمل) کی طرف بُلاتا ہے اور اگر علم پر عمل نہ کیا جائے تو اُس کی (کئی) برکتیں رُخصت ہو جاتی ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، 10/ 287)

خلافِ شرع کام کرنے والوں کو نصیحت

بے علم اور خلافِ شرع کام کرنے والے فقیر لوگ جو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ شریعت ایک راستہ ہے اور راستے کی ضرورت اُن کو ہوتی ہے جو مَقصَد تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ ایسوں کے بارے میں حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: بے شک وہ سچ کہتے ہیں، وہ پہنچ گئے مگر کہاں؟ جہنّم میں۔ (الیواقیت والجواہر، ص206)

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

978-969-722-597-2
01082462

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net